سورة النحل

آيات ٣٦ - ٥٠

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِىْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ
حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى
هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ يُّضِلُّ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ
اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳۸﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِىْ يَخْتَلِفُوْنَ
فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَىْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ
﴿۴۰﴾ وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَـنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِىْۤ اِلَيْهِمْ
فَسْــٴَــلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا
نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ
الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۙ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِىْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۙ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى
تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَىْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ
الشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

مكية

سُوْرَةُ النَحَل

آیات 128

أَتَىٰٓ أَمْرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ①

سورت کا مرکزی مضمون: توحید کا اثبات اور شرک کی نفی (اسلام کے بنیادی عقائد یعنی اللہ کی الوہیت، حاکمیت، وحی الٰہی، بعث بعد الموت کا عقیدہ، رسول کی دعوت کو نہ ماننے کے نتائج پر تنبیہ و فہمائش اور حق کی مخالفت پر زجر و توبیخ)

آیات 1 تا 21
توحید (خالقیت، ربوبیت، اور قدرت) کے تکوینی اور عقلی دلائل

آیات 22 تا 34
مشرکین (مستکبرین) کے خلاف فردِ جرم — دنیا و آخرت میں ان کی جزا

آیات 35 تا 40
مشرکین کی بعض گمراہیوں اور باطل نظریات کا تذکرہ اور اُن کی تردید

آیات 41 تا 60
مومنین کو ہجرت کی بشارت و جزا، مشرکین کو ان کی سرکشی پر تہدید و وعید
اثباتِ توحید اور تردید شرک کے دلائل

آیات 61 تا 65
نزولِ قرآن کی حکمتوں کی وضاحت
مشرکین کو تنبیہ - اللہ کی دی گئی مہلت کا وقت ہر گز آگے پیچھے نہیں ہوتا

آیات 66 تا 83
اثباتِ توحید و آخرت اور شرک کی تردید کے مزید دلائل - اللہ کی بے شمار نعمتوں اور مشرکین کا ان نعمتوں کا کفران

آیات 84 تا 89
مناظرِ قیامت سے مشرکین اور منکرینِ آخرت کو تخویف — رسول کی امت پر دعوت پہنچا دینے کی گواہی

آیات 90 تا 95
ہدایاتِ ربانی - (عدل، احسان، قرابت داری کی ہدایت - بے حیائی، برائی اور ظلم کی ممانعت) - ایفائے عہد کی تاکید

آیات 96 تا 105
حق پہ ثابت قدمی دنیا و آخرت میں بہترین صلے کا باعث، قرآن سے اخذ ہدایت کی راہ میں شیطان رکاوٹ - اس کے شر سے بچو

آیات 106 تا 111
حق کے راہیوں کو صبر و استقامت کی تلقین
اسلام سے برگشتہ ہونے والے کو سخت وعید
اہل ایمان کو ہجرت کا اشارہ اور اس کا اجر

آیات 112 تا 119
قریشی قیادت کو ایک تمثیل کے ذریعے سے کفرانِ نعمت کی سزا کی تنبیہ
توحیدِ حاکمیت۔ (خود حلال و حرام نہ ٹھہراؤ)

آیات 120 تا 124
سیرت ابراہیمؑ سے توحید اور شکر پر استدلال
ابراہیمؑ اپنی ذات میں خود ایک امت
قریش کو ابراہیمؑ کے راستے پر چلنے کی ہدایت

اختتامیہ (آیات 125 تا 128): مسلمانوں کو حکمت و موعظت کے ساتھ دعوت کی ہدایت، صبر و استقامت کی تلقین، صبر و استقامت کے حصول کا ذریعہ تعلق باللہ ہے، مکر اور سازشوں سے دل شکستہ نہ ہونے کی ہدایت

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ نَّحْنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ ؕ
كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾

یہ مشرکین کہتے ہیں "اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اس کے سوا کسی اور کی عبادت کرتے اور نہ اس کے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔" ایسے ہی بہانے ان سے پہلے کے لوگ بھی بناتے رہے ہیں۔ تو کیا رسولوں پر صاف صاف بات پہنچا دینے کے سوا اور بھی کوئی ذمہ داری ہے ؟

وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ ۚ فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ ہَدَی اللّٰہُ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ حَقَّتۡ عَلَیۡہِ الضَّلٰلَۃُ ؕ فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۳۶﴾

وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا - اور یقیناً بھیجا ہم نے

فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوۡلًا - ہر اُمّت میں ایک رسول (یہ حکم دے کر)

اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ - کہ عبادت کرو اللہ کی

طاغوت۔ وہ طاقت، قوت یا ادارہ جسکی اللہ کو چھوڑ کر عبادت/اطاعت کی جائے

وَ اجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ - اور اجتناب کرو طاغوت (کی بندگی) سے

اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ ، اِجْتِنَابٌ : بچنا (VIII)

اردو میں : اجتناب، جانب، جنوب، اجنبی، جنابت، مجتنب، جنبانی

فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ ہَدَی اللّٰہُ - پس ان میں سے کچھ ایسے تھے جن کو ہدایت دی اللہ نے

حَقَّ یَحِقُّ ، حَقًّا : ثابت ہونا، سچ ہونا

وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ حَقَّتۡ - اور ان میں وہ بھی ہیں ثابت ہوئی

عَلَیۡہِ الضَّلٰلَۃُ - جس پر ضلالت

سَارَ یَسِیْرُ ، سَیْرًا : سیر کرنا، چلنا پھرنا

اردو میں : سیر کرنا، سیرت

فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ - سو چلو پھرو زمین میں

فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۳۶﴾ اِنۡ تَحۡرِصۡ عَلٰى هُدٰٮهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۳۷﴾

فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ - پھر دیکھو کیا ہوا

عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ - انجام جھٹلانے والوں کا۔

عَاقِبَة : انجام

اِنۡ تَحۡرِصۡ - اگر آپ شدید خواہش رکھتے ہیں

حَرَصَ يَحْرِصُ ، حَرْصًا :شدید خواہش کرنا، حرص کرنا، طمع کرنا

حرص، عربی میں بالعموم مثبت معنی میں اور اردو میں منفی معنی میں...

عَلٰى هُدٰٮهُمۡ - ان کی ہدایت کے لیے

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ - تو بھی بیشک اللہ نہیں ہدایت دیتا

مَنۡ يُّضِلُّ - اس شخص کو جسے اس نے گمراہ کر دیا

وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ - اور نہیں ہے ان کا کوئی بھی مدد کرنے والا

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ
فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا، اور اُس کے ذریعہ سے سب کو خبر دار کر دیا کہ "اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو" اس کے بعد ان میں سے کسی کو اللہ نے ہدایت بخشی اور کسی پر ضلالت مسلط ہو گئی پھر ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہو چکا ہے
اے محمدؐ، تم چاہے اِن کی ہدایت کے لیے کتنے ہی حریص ہو، مگر اللہ جس کو بھٹکا دیتا ہے پھر اسے ہدایت نہیں دیا کرتا اور اس طرح کے لوگوں کی مدد کوئی نہیں کر سکتا

We raised a Messenger in every community (to tell them): "Serve Allah and shun the Evil One." Thereafter Allah guided some of them while others were overtaken by error. Go about the earth, then, and observe what was the end of those who rejected the Messengers, calling them liars. (O Muhammad), howsoever eager you may be to show them the Right Way, Allah does not bestow His guidance on those whom He lets go astray; and in fact none will be able to help them.

وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَ اجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ حَقَّتۡ عَلَيۡهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۳۶﴾

ہر رسول کی دعوت اللہ کی بندگی کی دعوت

- یہاں پر مشرکین کے ان نظریات وعقائد کی تردید کی گئی ہے کہ اگر اللہ کو منظور نہ ہوتا تو وہ اس (شرک کے) راستے پر نہ چلتے
- اس سے پہلے اس بات کی وضاحت آچکی کہ اللہ کا یہ طریقہ (سنت) نہیں کہ انسانوں کی زبردستی ہدایت دے دی جائے۔ان کی ہدایت کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ رسولوں کی معرفت ہدایت اور گمراہی کو الگ الگ کر دیا جائے کہ لوگ آزادانہ مرضی سے جسے چاہیں اختیار کریں ۔اب یہاں اسی دلیل کو آگے بڑھایا گیا ہے
- اللہ نے ہر امت میں (جہاں جہاں انسان آباد ہیں) کوئی نہ کوئی رسولِ ہدایت بھیجا، وہ مختلف زمانوں میں آئے، وہ مختلف زبانیں بولتے تھے، ان کا زمانہ بھی الگ الگ تھا اور علاقہ بھی مختلف تھا، لیکن یہ حیران کن ہے کہ ہر آنے والے رسول نے ایک ہی بات کہی کہ لوگو! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو انھوں نے پوری طرح عبادت کا مفہوم بھی واضح کیا اور طاغوت کی بھی تعریف کی کہ عبادت اس بندگی کا نام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور شریک نہ ہو، جس میں تحلیل و تحریم صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہو، کوئی اس کی نہ صفات میں شریک ہو، نہ اس کے حقوق میں، اور نہ اس کے اختیارات میں۔ ہر شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا غلام سمجھے اور اس کی آقائی اور کبریائی میں کسی کو شریک نہ کرے، اور طاغوت ہر وہ سرکش قوت ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اپنی بندگی کروانے کی کوشش کرے۔ چاہے وہ کوئی شخص ہو یا کوئی ظالمانہ نظام ہو۔ ایسے جابر حکمرانوں اور ایسے استبدادی نظاموں کی بندگی سے اجتناب اور اللہ تعالیٰ کی ہی بندگی پر اصرار یہ ہر رسول کی دعوت کے بنیادی نکات رہے ہیں
- مشیت اور رضا میں فرق واضح کر دینے کے بعد بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون ضلالت بھی ہے جو اس کی گرفت میں آجاتا ہے اسے ہدایت نصیب نہیں ہوتی

فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ

اللہ تعالیٰ کا قانونِ ضلالت

اللہ تعالیٰ نے خیر و شر کو سمجھنے کے لیے انسان کو عقل عطا فرمائی ہے، فہم و شعور دیا ہے اور خود فیصلہ کرنے کی آزادی دی ہے۔ جو شخص خواہشات کے اتباع میں اندھا بنا رہتا ہے اور اپنی عقل کو عقل خالص بنا کر استعمال نہیں کرتا، یا بعض نام نہاد بڑے لوگوں کی پیروی میں اپنے آزادی کے حق سے دستبردار ہو جاتا ہے پھر انھی کی آنکھوں سے دیکھتا اور انھی کے دماغوں سے سوچتا ہے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۳۶﴾ اِنۡ تَحۡرِصۡ عَلٰی ہُدٰىہُمۡ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ یُّضِلُّ وَ مَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۳۷﴾

فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ

- آیت کریمہ میں بیان کردہ حقیقت کو مزید اس بات سے موکد کیا گیا ہے کہ مشرکین مکہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی ہٹ دھرمی اور جاہلیتِ قدیمہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی دلیل ہے اور ان کا پیغمبر کی دعوت کو قبول نہ کرنا صحیح طرز عمل ہے تو پھر وہ زمین میں چل پھر کے دیکھیں یعنی ان علاقوں کو دیکھیں جہاں سے ان کے قافلہ ہائے تجارت گزرتے ہیں جہاں قوم عاد اور قوم ثمود کی بستیاں ہیں جن کے کھنڈرات آج تک ان کی کہانیاں سناتے ہیں۔ان کھنڈرات سے پوچھیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب کا کوڑا کیوں برسا؟

آپ ﷺ کو تسلی

- قریشِ مکہ کے مسلسل طرز عمل سے یقیناً آپ ﷺ کو بہت آزردگی ہوتی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہر نبی اپنی امت کی ہدایت کے لیے نہایت حریص ہوتا ہے اور آپ ﷺ کو بھی اپنی قوم کی ہدایت کی شدید تمنا تھی اس وجہ سے آپ ان کے پیچھے اپنے رات دن ایک کیے ہوئے تھے۔ان کے لیے آپ کی دعاؤں میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ بعض دفعہ ساری ساری رات گزر جاتی آپ ؐ کی دعاؤں میں۔
- اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ آپ کا ان کی ہدایت کے لیے حریص ہونا انتہائی قابل قدر ہے لیکن جو لوگ اپنی مسلسل سرکشی اور اپنی آزادی کو استعمال نہ کرنے کے باعث قانون ضلالت کی گرفت میں آچکے ہیں وہ کسی طرح بھی ہدایت قبول نہیں کر سکتے کیونکہ ان کی قبولیت کی استعداد ان سے چھن چکی ہے۔ وہ خواہشات میں ڈوب کر اور رؤسائے کفر کی پیروی میں اندھے ہو کر قبولیت کی استعداد سے محروم ہو چکے ہیں۔اس لیے اب انھیں دنیا کی کوئی طاقت ہدایت دے سکتی ہے نہ ہی اللہ کے عذاب سے بچا سکتی ہے

وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ‌ ۙ لَا يَبۡعَثُ اللّٰهُ مَنۡ يَّمُوۡتُ‌ ؕ بَلٰى وَعۡدًا عَلَيۡهِ حَقًّا وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَۙ ﴿۳۸﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِىۡ يَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ

وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ - اور قسم کھا کر کہتے ہیں اللہ کے نام کی

اَقْسَمَ يُقْسِمُ ، اِقْسَامًا : قسم کھانا (۱۷)

جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ - قسموں کو مضبوط کرتے ہوئے (کہ)

جَهْدَ : پوری کوشش، پختہ، مضبوط، پکی

اَيْمَان ، يَمِيْنٌ کی جمع (قسمیں)

لَا يَبۡعَثُ اللّٰهُ مَنۡ يَّمُوۡتُ - نہیں اٹھائے گا اللہ اس کو جو مر جاتا ہے

بَلٰى وَعۡدًا عَلَيۡهِ حَقًّا - کیوں نہیں، یہ وعدہ ہے اسکے ذمے سچا

بَلٰى : حرف ایجاب (affirmative particle)
کیوں نہیں۔ (نفی کے بعد اثبات کے لیے)

وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ - لیکن اکثر انسان

لَا يَعۡلَمُوۡنَ - نہیں جانتے۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِىۡ - تاکہ وہ واضح کر دے ان کے لیے جو

بَيَّنَ يُبَيِّنُ ، تَبْيِيْنٌ واضح کر دینا، ظاہر کرنا
اردو میں : بیان، بیّن، مبین تبیین

يَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ - اختلاف کرتے ہیں اس (اٹھائے جانے) میں

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا - اور تاکہ جان لیں وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ - کہ وہ ہی جھوٹے تھے

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ - در حقیقت ہمارا قول کسی چیز کے لیے

اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ - جب ہم ارادہ کریں اس کے (پیدا کرنے کا تو)

ہم کہتے ہیں] [لَهٗ : اس سے] [كُنْ : تو ہو

نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ -ہم کہتے ہیں اس سے تو ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳۸﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ
الَّذِىْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَىْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾

یہ لوگ اللہ کے نام سے کڑی کڑی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ "اللہ کسی مرنے والے کو پھر سے زندہ کر کے نہ اٹھائے گا" اٹھائے گا کیوں نہیں، یہ تو ایک وعدہ ہے جسے پورا کرنا اس نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں

اور ایسا ہونا اس لیے ضروری ہے کہ اللہ اِن کے سامنے اُس حقیقت کو کھول دے جس کے بارے میں یہ اختلاف کر رہے ہیں اور منکرین حق کو معلوم ہو جائے کہ وہ جھوٹے تھے

(رہا اس کا امکان تو) ہمیں کسی چیز کو وجود میں لانے کے لیے اس سے زیادہ کچھ کرنا نہیں ہوتا کہ اسے حکم دیں "ہو جا" اور بس وہ ہو جاتی ہے

They swear most solemnly in the name of Allah and say: "Allah shall not raise to life any who dies." (Yes, He will do so); that is a promise by which He is bound, even though most people do not know that. (That is bound to happen in order that) He may make clear to them the reality regarding the matters on which they differ and that the unbelievers may realize that they were liars. (As for the possibility of resurrection, bear in mind that) whenever We do will something, We have to do no more than say: "Be", and it is.

محمد اقبال

وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰہِ جَہۡدَ اَیۡمَانِہِمۡ ۙ لَا یَبۡعَثُ اللّٰہُ مَنۡ یَّمُوۡتُ ؕ بَلٰی وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا وَّ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿ۙ۳۸﴾ لِیُبَیِّنَ لَہُمُ الَّذِیۡ یَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡہِ وَ لِیَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّہُمۡ کَانُوۡا کٰذِبِیۡنَ ﴿۳۹﴾
اِنَّمَا قَوۡلُنَا لِشَیۡءٍ اِذَاۤ اَرَدۡنٰہُ اَنۡ نَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۴۰﴾

بگاڑ کا اصل سبب

- قریش کے متکبرین کا ایمان قبول کرنے میں ایک چیز جو مانع تھی کہ وہ مرنے کے بعد کی زندگی کے نہ تو قائل تھے اور نہ اس کے قائل ہونا چاہتے تھے۔ وہ بڑے زور و شور سے قسمیں کھا کھا کے اپنے زیر اثر لوگوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے کہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا ناممکن ہے، اللہ کسی کو نہیں اٹھائے گا
- بَلٰی وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا میں ان کے اس عقیدے کی پُر زور تردید، فرمایا کہ ہاں وہ لوگوں کو ضرور اٹھائے گا۔ یہ اللہ کا حتمی وعدہ ہے جس کا ایفاء اس نے اپنے اوپر لازم کار رکھا ہے لیکن اکثر لوگ اس سے واقف نہیں ہیں اس وجہ سے وہ اس کا انکار کرتے یا مذاق اڑا رہے ہیں
- پھر مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کی ضرورت واضح فرمائی کہ یہ اس لیے ہوگا کہ جن چیزوں کے بارے میں آج یہ اختلاف کر رہے ہیں ان پر امر حق اچھی طرح واضح ہو جائے اور جن لوگوں نے جانتے بوجھتے دھاندلیاں مچائی ہیں وہ اپنے کیے کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔
- پھر اس کے بعد وقوعِ قیامت اور رب کے حضور برائے احتساب کھڑے ہونے کی محالیت کو بھی رفع فرمایا جس کی بنا پر کفار قیامت کا انکار کرتے تھے، فرمایا نادانو ! تم اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت کو نہیں سمجھتے۔ اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور اس کی قدرت کے سامنے کوئی چیز ناممکن نہیں۔ وہ جب کسی کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اس کی ضرورت نہیں ہوتی کہ پہلے وہ اس کے اسباب مہیا کرے، وہ بس بس اتنا کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ چیز وجود میں آجاتی ہے، تو اس کے لیے لوگوں کو دوبارہ اٹھا کھڑا کرنا کیا مشکل ہے ؟

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ٤١ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ٤٢

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ - اور وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اللہ کی خاطر

مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا - اس کے بعد بھی کہ ان پر ظلم ہو چکا تھا

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ - ضرور ٹھکانا دیں گے ہم انھیں

بَوَّأَ يُبَوِّئُ ، تَبْوِئَةٌ : جگہ دینا، ٹھکانہ دینا

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً - دنیا میں اچّھا

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ - اور اجر آخرت تو بہت ہی بڑا ہے۔

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ - کاش! لوگ جانتے (یہ بات)

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا - وہ لوگ جنھوں نے صبر کیا (ثابت قدم رہے)

وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ - اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ 43 بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ 44

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ - اور نہیں رسول بنا کر بھیجا ہم نے آپ سے پہلے (بھی)

اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ - مگر وہ مرد ہی تھے کہ وحی کرتے تھے ہم ان کی طرف

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ - سو پوچھ لو اہل ذکر (اہل کتاب سے) سے

اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ - اگر تم نہیں جانتے

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ - (بھیجا تھا) کھلی نشانیاں اور کتابیں دے کر

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ - اور اتارا ہم نے آپ پر یہ ذکر

لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ - تاکہ آپ کھول کر واضح کر دیں لوگوں کے لیے

مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ - وہ جو اتارا گیا ان کی طرف

وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ - اور تاکہ وہ غور و فکر کریں

اَلْبَيِّنٰتِ :روشن نشانیوں،واضح دلائل

زُبُر ، زُبُوْر کی جمع- (کتابیں،اوراق،تختے)

زُبُوْر گاڑھے اور جلی خط میں لکھی ہوئی تختیاں

وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۙ﴿٤١﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿٤٣﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾

جو لوگ ظلم سہنے کے بعد اللہ کی خاطر ہجرت کر گئے ہیں ان کو ہم دنیا ہی میں اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے کاش جان لیں وہ مظلوم، جنھوں نے صبر کیا ہے اور جو اپنے رب کے بھروسے پر کام کر رہے ہیں (کہ کیسا اچھا انجام اُن کا منتظر ہے)۔ اے محمدؐ، ہم نے تم سے پہلے بھی جب کبھی رسول بھیجے ہیں آدمی ہی بھیجے ہیں جن کی طرف ہم اپنے پیغامات وحی کیا کرتے تھے اہلِ ذکر سے پوچھ لو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے، پچھلے رسولوں کو بھی ہم نے روشن نشانیاں اور کتابیں دے کر بھیجا تھا، اور اب یہ ذکر تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اُس تعلیم کی تشریح و توضیح کرتے جاؤ جو اُن کے لیے اتاری گئی ہے، اور تاکہ لوگ (خود بھی) غور و فکر کریں

As for those who have forsaken their homes for the sake of Allah after enduring persecution, We shall certainly grant them a good abode in this world; and surely the reward of the Hereafter is much greater. If they could but know (what an excellent end awaits) those who remain steadfast and put their trust in their Lord. (O Muhammad), whenever We raised any Messengers before you, they were no other than human beings; (except that) to them We sent revelation. So ask those who possess knowledge if you do not know. We raised the Messengers earlier with Clear Signs and Divine Books, and We have now sent down this Reminder upon you that you may elucidate to people the teaching that has been sent down for them, and that the people may themselves reflect.

محمد اقبال

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

ہجرت،اس کی بشارت (ترغیب)اور فضیلت

- منکرین قیامت اور بعث بعد الموت کے منکرین کے ذکر کے بعد ان کے مقابل اب اسلام کے متبعین (مومنین صادقین)کا ذکر
- یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ظلم سے تنگ آکر اپنے ملک ومال کو چھوڑ کر ہجرت کی،اپنی جائیداد اور محبوب آبائی وطن سے دست کش ہوگئے،اللہ ان کی اس قربانی اور ایثار کو رائیگاں نہیں جانے دے گا،ان لوگوں کو ان کی ان جانبازیوں کا صلہ ضرور ملے گا
- اس دنیا میں بھی انھیں بہترین رہائش گاہ ملے گی۔ مدینہ طیبہ جیسی پاک بستی ان کا مسکن ہوگا۔ فتح ونصرت ان ہر سایہ فگن ہوگی۔ یہی ظالم مغلوب ومقہور ہوکر ان کے سامنے پیش ہوں گے۔ رہتی دنیا تک ان کی للّٰہیت وایثار اور جانفروشی کے تذکرے ہوتے رہیں گے۔ حلال وپاکیزہ رزق انھیں عطا فرمایا جائے گا۔اس کے علاوہ دار آخرت میں ان کی جو عزت افزائیاں اور پذیرائیاں ہونگی ان کا تو یہاں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی مہاجر کو اس کا سالانہ وظیفہ دیتے تو فرماتے خذ بارك الله لك فيه، هذا ما وعدك الله في الدنيا، وما ادخر لك في الآخرة أفضل، ثم قرأ هذه الآية: { لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلأجْرُ الآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ }، یہ لے لو اللہ تعالیٰ اسے بابرکت کرے۔ یہ تو وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تجھ سے دنیا میں دینے کا وعدہ کیا ہے اور جو چیز تمہیں آخرت میں دی جائے گی وہ تو اس سے بہت افضل ہے پھر آپ یہ آیت پڑھتے.......
- منکرین آخرت کی بات کا جواب دینے کے بعد یکایک مہاجرین اور ہجرت کے ذکر کا محل -اس سے مقصود کفار مکہ کو متنبہ کرنا ہے کہ ظالمو ! یہ ظلم وجفا کرنے کے بعد اب تم سمجھتے ہو کہ کبھی تم سے بازپرس اور مظلوموں کی دادرسی کا وقت ہی نہ آئے گا؟

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ‌ فَسۡـئَلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَۙ‏ ﴿۴۳﴾ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ‌ؕ وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ‏ ﴿۴۴﴾

رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حیثیت پر اعتراض کا جواب

- قریشِ مکہ کا اعتراض کئی بار آچکا کہ نبوت اور رسالت ایک عظیم منصب ہے، ایک انسان کیسے اس کا حامل ہو سکتا ہے ؟اس منصب کے لیے تو فرشتے ہونے چاہیں جو نور سے پیدا ہوئے، اور معصوم ہونے کی وجہ سے ہر طرح کی آلائش سے پاک ہیں
- یہاں مشرکین مکہ کے اس اعتراض کو نقل کیے بغیر اس کا جواب دیا جا رہا ہے۔ کہ یہ کہنا کہ انسانوں میں سے رسول نہیں ہو سکتا، یہ عقل کے بھی خلاف ہے اور تاریخ کے بھی۔ تمہارے پڑوس میں اہل کتاب رہتے ہیں، وہ صدیوں سے نبوت اور رسالت کی تاریخ بھی رکھتے ہیں اور اہل کتاب ہونے کا دعویٰ بھی۔ ان سے پوچھو کیا حضرت موسیٰ (علیہ السلام)، حضرت ہارون (علیہ السلام)، حضرت یوشع (علیہ السلام)، حضرت داؤد (علیہ السلام)، حضرت سلیمان (علیہ السلام)، اور آخر میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کیا یہ سب انسان نہیں تھے ؟اگر یہ سب انسان تھے اور یقیناً تھے تو پھر تمہیں انسانیت اور نبوت میں تضاد کیوں نظر آتا ہے
- یقیناً اللہ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے انسانوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تا کہ وہ اُن کے لیے قابل عمل نمونہ بن سکیں، نبی اکرم ﷺ پر اللہ نے قرآن نازل کیا اور انہیں یہ ذمہ داری تفویض کی کہ وہ قرآن کے احکامات و مضامین کو لوگوں کے لیے واضح کریں۔ بلاشبہ قرآن پر عمل اللہ کے رسول ﷺ کے ارشادات و تشریحات کے بغیر ناممکن ہے
- نبی اکرم ﷺ کی اس حیثیت کو نہ سمجھنا یا نہ ماننا مسلمانوں میں فتنہ انکار حدیث کی راہ ہموار کرتا ہے

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٤٥﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٤٦﴾

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ - کیا پھر وہ بے خوف ہوئے وہ لوگ جنہوں نے

اَمِنَ يَاْمَنُ ، اَمْنًا: امن میں ہونا، بے خوف ہونا

مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ - چالیں چلی بری

اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ - اس سے کہ دھنسا دے اللہ

خَسَفَ يَخْسِفُ ، خُسُوْفًا: دھنسا دینا

بِهِمُ الْاَرْضَ - ان کو زمین میں

اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ - یا آجائے ان پر عذاب

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ - جہاں سے وہ سوچتے نہ ہوں

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ - یا ان کو پکڑ لے چلتے پھرتے

تَقَلَّبَ يَتَقَلَّبُ ، تَقَلُّبًا: آنا جانا، چلنا پھرنا (١٧)

فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ - اور نہیں ہیں وہ عاجز کرنے والے (اللہ کو)

مُعْجِز: عاجز کرنے والے- (جمع مُعْجِزِيْن)

اردو میں: عجز، عاجز، معجز، معجزہ، عاجزی

اَوۡ یَاۡخُذَهُمۡ عَلٰی تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنۡ شَیۡءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الۡیَمِیۡنِ وَ الشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَ هُمۡ دٰخِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾

اَوۡ یَاۡخُذَهُمۡ عَلٰی تَخَوُّفٍ - یا پکڑ لے انھیں اس حالت میں کہ ڈر لگا ہوا نھیں (مصیبت کا)

تخوَّفَ یتخوّف ، تخوُّفًا خوفزدہ ہونا (۷)

فَاِنَّ رَبَّکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ - تو بیشک آپ کا رب ہے بہت شفیق اور مہربان

رَءُوۡف بہت شفقت کرنے والا

اَوَ لَمۡ یَرَوۡا - کیا یہ نہیں دیکھتے

اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ - اس کی طرف جو پیدا کی ہے اللہ نے

مِنۡ شَیۡءٍ - کوئی چیز

یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ - لوٹتے ہیں ان کے سایے

تَفَیَّءَ یتَفَیَّؤُا ، تَفَیُّءٌ جھکنا ، ڈھلنا (۷)

ظِلٰل : سائے

عَنِ الۡیَمِیۡنِ وَ الشَّمَآئِلِ - داہنی طرف سے اور اور بائیں طرفوں سے

یَمِیْن : دائیں

شَمَائِل ، شِمال کی جمع - بائیں

سُجَّدًا لِّلّٰهِ - سجدہ کرتے ہُوئے اللہ کو

وَ هُمۡ دٰخِرُوۡنَ - اس حال میں کہ وہ عاجزی کرنے والے ہیں

دَخَرَ یَدْخَرُ ، دَخراً : حقیر ہونا، عاجزی کرنا

دَاخِر : (اسم فاعل)، عاجزی کرنے والا

السجدة

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ - اور اللہ کے لیے ہی سجدہ کرتا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ - جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ - ہر قسم کے جاندار اور فرشتے بھی

دَآبَّة : چلنے والا (جاندار)

وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ - اور وہ تکبّر نہیں کرتے

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ - وہ ڈرتے رہتے ہیں اپنے رب سے

مِّنْ فَوْقِهِمْ - جو ان کے اوپر (بالا دست) ہے

وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ - اور کرتے ہیں وہی جو انھیں حکم ملتا ہے۔

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ
بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ
سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ
يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

پھر کیا وہ لوگ جو (دعوت پیغمبر کی مخالفت میں) بدتر سے بدتر چالیں چل رہے ہیں اِس بات سے بالکل
ہی بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے، یا ایسے گوشے میں ان پر عذاب لے آئے
جدھر سے اس کے آنے کا ان کو وہم و گمان تک نہ ہو یا اچانک چلتے پھرتے ان کو پکڑ لے، یا ایسی حالت
میں انہیں پکڑے جبکہ انہیں خود آنے والی مصیبت کا کھٹکا لگا ہوا ہو اور وہ اس سے بچنے کی فکر میں چوکنے
ہوں؟ وہ جو کچھ بھی کرنا چاہے یہ لوگ اس کو عاجز کرنے کی طاقت نہیں رکھتے حقیقت یہ ہے کہ تمہارا
رب بڑا ہی نرم خو اور رحیم ہے، اور کیا یہ لوگ اللہ کی پیدا کی ہوئی کسی چیز کو بھی نہیں دیکھتے کہ اس کا
سایہ کس طرح اللہ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں گرتا ہے؟ سب کے سب اِس طرح
اظہار عجز کر رہے ہیں، زمین اور آسمانوں میں جس قدر جان دار مخلوقات ہیں اور جتنے ملائکہ ہیں سب اللہ
کے آگے سربسجود ہیں وہ ہرگز سرکشی نہیں کرتے

محمد اقبال

أَفَأَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ أَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ
فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ
مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٥٠﴾

Do those who have been devising evil plans (against the mission of the Messenger) feel secure that Allah will not cause the earth to swallow them up or that chastisement will not come upon them from a direction that they will not even be able to imagine; or that He will not suddenly seize them while they are going about to and fro and they will be unable to frustrate His design, Do the people not see how the objects Allah has created cast their shadows right and left, prostrating themselves in utter submission to Allah? All living creatures and all angels in the heavens and on the earth are in prostration before Allah; and never do they behave in arrogant defiance. They hold their Lord, Who is above them, in fear, and do as they are bidden.

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٤٧﴾

عذاب سے بے فکری پر اظہار تعجب

- مشرکین کے اعتراضات کا جواب دینے کے بعد ان کے عام حالت پر اظہار تعجب کیا گیا ہے
- نبی اکرم ﷺ کی انتھک اور پیہم دعوت، اس پر آپ کا صبر و استقلال، آپ ﷺ کے متبعین کی استقامت، ان کا بے مثل خلوص و وفاداری، عظیم سیرت و کردار کے چلتے پھرتے نمونے، مشرکین مکہ ان تمام شواہد کو دیکھنے کے باوجود اگر اپنی ہٹ سے باز نہیں آتے اور ظلم جاری رکھتے ہوئے اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ آپ ﷺ کے قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگتے ہیں تو اس کا ایک ہی مطلب ہے اور وہ یہ کہ یہ لوگ خدا کی پکڑ سے بالکل بے خوف ہو چکے ہیں
- حالانکہ وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی بعید نہیں۔ وہ جب چاہے ان کی آبادیوں سمیت انھیں زمین میں غرق کر سکتا ہے اور یا ان پر اس طرح عذاب لا سکتا ہے کہ انھیں اس کا شعور بھی نہ ہونے پائے یا اچانک اللہ تعالیٰ کی گرفت آ جائے اس حال میں کہ وہ اپنی رواروی اور زندگی کی ہمہ ہمی میں مصروف ہوں۔ وہ زندگی کے معمولات اور سوشل تقریبات میں کھوئے ہوئے ہوں اور یا وہ خطرے کو محسوس کرتے ہوئے بچاؤ کی تدبیریں کر رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ انھیں اس طرح آ پکڑے کہ ان کی سب تدبیریں دھری رہ جائیں۔
- اگر وہ لوگوں کو شرارتیں کرتے دیکھتا ہے اور اس کے باوجود وہ ان کو نہیں پکڑتا تو لوگوں کو بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ اس کی مصلحتِ امتحان ہے نہ کہ اس کا عجز۔

اَوَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنۡ شَیۡءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الۡیَمِیۡنِ وَ الشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ وَ ہُمۡ دٰخِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَ لِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ ہُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ یَخَافُوۡنَ رَبَّہُمۡ
مِّنۡ فَوۡقِہِمۡ وَ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ ۩ ﴿۵۰﴾

توحید کی آفاقی وانفسی دلیلیں

- ان آیات میں توحید کی آفاقی وانفسی دلیلیں بیان ہوئی ہیں جن کا مقصد تنبیہ کے اس مضمون کو موکد کرنا ہے جو آیات ۴۵ تا ۴۷ میں گذرا ہے
- یہاں توحید باری تعالیٰ پر ایک تکوینی دلیل کا ذکر ہے کہ اللہ تعالی محض زمین پر بستے ہوئے انسانوں ہی پر قادر نہیں بلکہ کائنات کی ہر چیز جو اس نے پیدا فرمائی ہے اس کی مطیع وفرمان بردار ہے
- یہاں اجسام کے گھٹتے بڑھتے سایوں کا ذکر — جو اس بات کی علامت ہیں کہ پہاڑ ہوں یا درخت، جانور ہوں یا انسان، سب کے سب ایک ہمہ گیر قانون کی گرفت میں جکڑے ہوئے ہیں، سب کی پیشانی پر بندگی کا داغ لگا ہوا ہے، الوہیت میں کسی کا کوئی ادنی حصہ بھی نہیں ہے۔ سایہ پڑنا ایک چیز کے مادی ہونے کی کھلی علامت ہے، اور مادی ہونا بندہ و مخلوق ہونے کا کھلا ثبوت۔
- سورۃ رعد میں اس بات کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَٰلُهُم بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْآصَالِ -اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، راضی خوشی یا مجبورانہ اور ان کے سائے صبح و شام سجدہ کرتے ہیں
- جب کائنات کی ہر چیز اپنے رب اور مالک کے حکم کی تابع فرمان ہے تو کیا اس مخلوق (انسان) کو اس سے سرکشی زیب دیتی ہے؟

سُوْرَةُ النَّحْل

رکوع 5/6 - آیات 35 تا 50)

مشرکین کی بعض گمراہیوں اور باطل نظریات کا تذکرہ اور اُن کی تردید

رکوع 5

- تمام رسولوں کی دعوت... اللہ کی عبادت اور طاغوت سے بغاوت کی دعوت
- توحید کی تکمیل، طاغوت کے انکار کے بغیر ممکن نہیں
- مشرکین کا اپنی ضلالت و گمراہی کو اللہ کے ذمے ڈالنے کی الٹی منطق کی تردید
- مشرکین کی، دوبارہ اٹھائے جانے کے عقیدے کی تکذیب۔ ان کے بگاڑ کے اسباب میں سے، دوبارہ اٹھائے جانے کی حکمت اور اس اٹھائے جانے میں جو اشکال ہیں اس کے استبعاد کو دور فرمایا (کُن فیکون سے)

رکوع 6

- مظلوم، صابر اور متوکل مسلمان کے لیے اس دنیا اور آخرت دونوں میں اچھے ٹھکانے اور بہترین اجر کی بشارت (ہجرتِ مدینہ کی بشارت اور ہجرت کی فضیلت)
- آپ ﷺ کی بشریت پر اعتراض کا جواب منکرین رسالت کو تنبیہ اور منصبِ رسالت کی وضاحت
- مشرک قیادت پر واضح کیا گیا کہ اللہ انسانوں کی بندگی کا محتاج نہیں، کائنات کی ہر چیز اس کی مطیع فرمان ہے